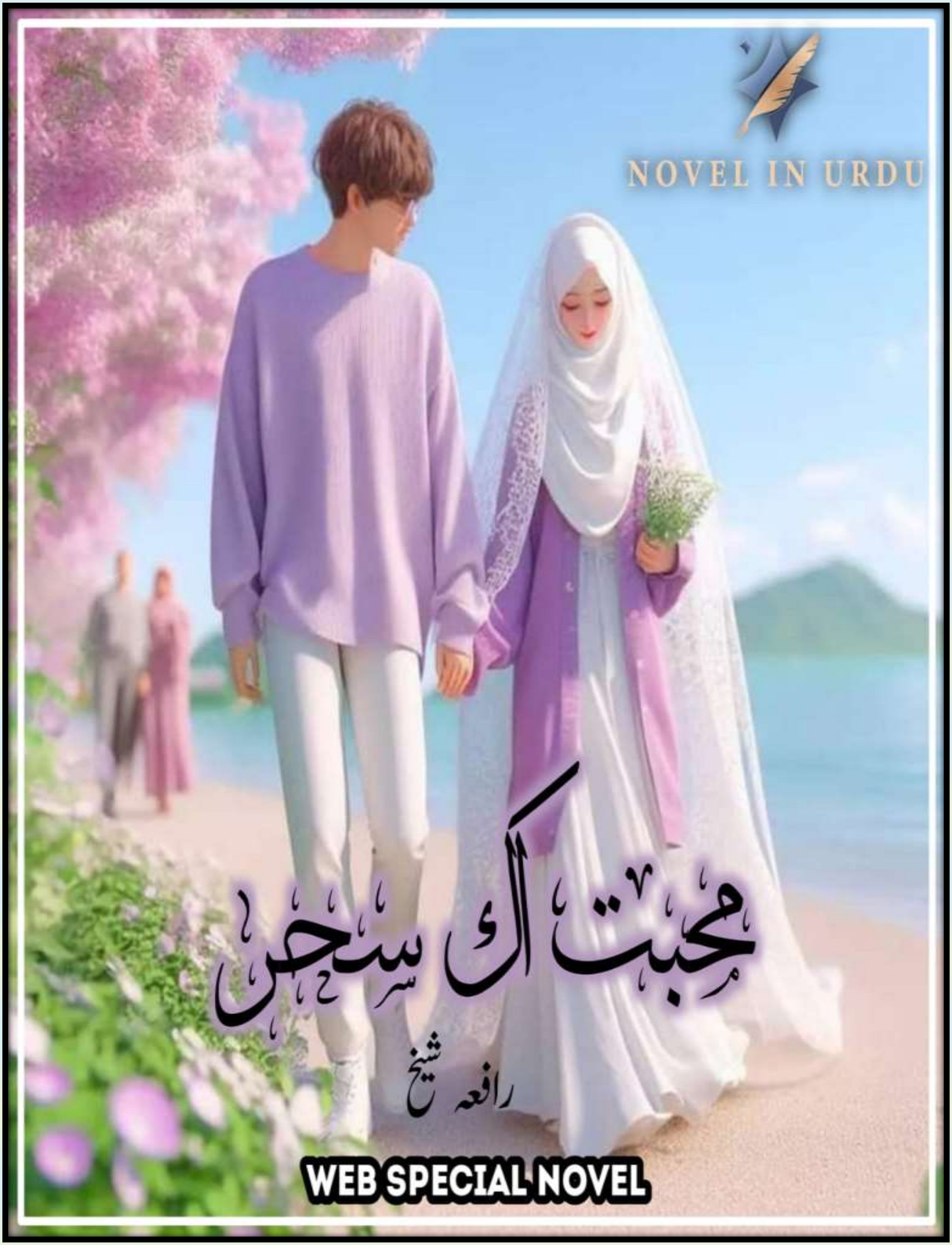
NOVEL IN URDU
محبت اک سحر
رافعہ شیخ
WEB SPECIAL NOVEL

Book: Mohabbat Ik Sehar

Author: Rafia Sheikh

Genre: Rude Hero Based, Force Marriage-Based, Cousin Marriage Based, Romantic Novel

Web Specia Novel

NOVEL IN URDU

محبت اِک سحر

❤️رافعہ شیخ

ویب سپیشل ناولٹ

وہ آدھی رات کو تیز تیز قدموں سے اپنی چادر دبوچے بھاگتی جا رہی تھی۔۔ اس کے پیچھے پانچ آوارہ قسم کے لڑکے بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔۔ وہ جب سے ٹرین میں سوار ہوئی تھی تب سے یہ لڑکے اس کو گھور رہے تھے پھر ٹرین سے اترتے ساتھ ہی اس کے پیچھے لگ چکے تھے۔۔ وہ آنکھوں میں خوف لئے لرزتے قدموں سے بھاگے جا رہی تھی۔۔ اسے اپنی عزت بچانے کے لئے بس بھاگنا تھا۔۔ بھاگتے بھاگتے اس کے پاؤں کی جوتی ٹوٹی تو وہ لمحہ بھر کو رک سی گئی اور خوف سے قریب آتے لڑکوں کو دیکھا پھر کچھ بھی سوچے سمجھے بنا دوسرے پاؤں کی جوتی اتار کر دوڑنے لگی۔۔ سامنے ایک کالے رنگ کا گیٹ کھلا ہوا دیکھائی دیا جہاں سے اس اندھیری رات میں روشنی باہر آ رہی تھی وہ بنا سوچ

NOVEL IN URDU

سمجھے اس گھر میں گھس گئی۔۔ وہ آوارہ لڑکے اسے گھر میں گھستے دیکھ وہاں سے رفو چکر ہو گئے کہیں اس گھر کے مالک اس لڑکی کے جاننے والے نہیں ہو۔۔

وہ لڑکی لمبی لمبی سانس لیتی پسینہ صاف کرتے ہوئے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔ پورا گھر روشن تھا کوئی دروازے کے دوسری طرف کھڑا موبائل کان سے لگائے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔ وہ لڑکی آگے بڑھ گئی اس وقت اس گھر سے باہر نکلنے کا مطلب دوسرے کتوں کو اپنے پیچھے لگوانا تھا۔۔ وہ دبے قدموں چلتی ہوئی گھر کے اندرونی حصے میں چلی گئی۔۔

جبکہ وہ لڑکا جو موبائل پر بات کر رہا تھا اب گاڑی میں سوار ہو کر مین گیٹ لاک کئے کہیں جا رہا تھا۔۔ وہ لڑکی اندر نا جانے کیا کر رہی تھی جس کا اس لڑکے کو علم ہی نہیں تھا۔۔

"منام کیا تم وہاں پہنچ گئی ہو بیٹی۔۔" وہ موبائل کان سے لگائے کچن کے کیبنٹ میں چھپی بیٹھی تھی۔ جب موبائل کی بپ پر کال ریسیو کئے خوفزدہ نظروں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے موبائل کان سے لگا گئی۔۔

"نہیں نانو ابھی تک مجھے ان کا گھر نہیں ملا ہے ابھی میں کہیں اور ہوں آپ سے بعد میں بات کروں گی۔۔" اس نے جلدی سے کال کٹ کی کہیں اس کی آواز سن کر یہاں کوئی آ ہی نہ جائے لیکن اس

بڑے سے گھر میں بالکل سناٹا تھا ایسا لگتا تھا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔ وہ گردن باہر نکال کر دیکھتی مطمئن ہونے پر پوری باہر آگئی اسے یقین ہو گیا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔

وہ اب ایک ایک جگہ کا جائزہ لیتی سوچ رہی تھی اب صبح ہی اس گھر سے جائے گی بس صبح تک اس گھر میں کوئی نہ آئے اس کی جان بچی رہے گی۔۔ وہ چادر اتار کر ریلیکس ہوتی شاور لینے کا سوچنے لگی لیکن پھر پرائے گھر کا خیال آتے ہی رک گئی۔۔

سارے کمرے لاکڈ تھے سوائے ایک کے وہ بڑے اعتماد سے چلتی ہوئی اس کمرے میں گئی اور اندر سے لاکڈ کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔ "ہائے کیا خوش قسمت انسان ہے اس کمرے کا مالک، کتنا نرم بستر ہے۔۔" وہ دو دن کی جاگی ہوئی تھی سو موقع اور آرام دہ بستر ملتے ہی سو گئی۔۔ دامل جب گھر پہنچا تو اس وقت صبح کے پانچ بج رہے تھے وہ تھکن زدہ سا کمرے میں جانے کے بجائے لاؤنج میں ہی صوفے پر گر سا گیا۔۔ وہ وہی آڑھے ترچھے انداز سے سو گیا۔۔

صبح نو بجے آنکھ کھلی تو انگڑائی لیتے کمرے میں گیا لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر آنکھیں پوری کی پوری کھلی رہ گئیں وہاں اس کے بستر بے ترتیبی کا شکار تھے جبکہ وہاں وہ سویا ہی نہیں تھا پھر یہ سب کس نے کیا تھا۔۔؟ وہ جلدی سے اپنے گھر کی تلاشی لینے لگا کہیں کوئی چور تو اس کے گھر میں نہیں گھس آیا تھا۔۔ وہ سب کمرے اور لاؤنج دیکھنے کے بعد چکن کی جانب آرہا تھا اس کے قدموں کی آواز سن کر منام جو

بڑے مصروف انداز سے فریج سے فروٹ نکال کر کھا رہی تھی فوراً سے فریج کے سائڈ میں چھپ گئی۔۔

دامل حیرت سب ٹیبل پر فروٹ کی پلیٹ کو سجا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔ "کیا اس چور کو چیزیں چوری کرنے میں انٹرسٹ نہیں ہے جو سونے کے بعد فروٹ کھا رہا ہے۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا شاید چور وہاں سے بھاگا ہو۔۔ وہ جیسے ہی پلٹا منام جو کہ اس کی نظروں سے بچ کر باہر کی جانب جا رہی تھی چادر میں لپٹا وجود دیکھ کر دامل اسے دبوچ گیا۔۔

"بتاؤ کون ہو تم۔۔؟" وہ کندھوں سے تھامے سوال پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے وجود کو محسوس کرتے ہی دامل کو یقین تھا اس کے اندر کوئی صنفِ نازک ہے۔۔

"میں میں۔۔" وہ ہونٹوں کو تر کرتی ہوئی سوچ رہی تھی یہاں سے کیسے بھاگے۔۔ دامل نے جھٹکے سے گھما کر اپنے سامنے کرنا چاہا لیکن منام کے ہاتھ جھٹکنے کے سبب اور دامل کے چہرہ دیکھنے کی کوشش میں منام کی چادر پاؤں میں گر گئی۔۔ وہ حیرت سے اس نازک سے چور کو دیکھ رہا تھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔

اتنے میں باہر سے شور کی آواز آنے لگی منام جلدی سے چادر اٹھا کر خود پر پھیلا لینا چاہتی تھی لیکن کوئی بہت تیزی سے کچن میں داخل ہوا تھا۔۔

"ماماماما یہ دیکھیں بھائی کسی لڑکی کے ساتھ ہیں۔۔" زینش نے آواز لگاتے ہوئے بنا معاملہ جانے ہی سب کو جمع کر لیا تھا۔ منام نے خفا سی نظر دامل پر ڈال کر چادر اٹھا کر خود پر چڑھالی۔۔ جبکہ زینش بازو لپیٹے آبرو چڑھائے بھائی کو گھور رہی تھی وہ نہیں بلکہ سارے گھر والے دامل کو گھور رہے تھے۔

"یہ کون ہے بتانا پسند کریں گے۔۔؟" دامل کی ماما نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔ "یہ ایک چور ہے جو نا جانے کب ہمارے گھر میں گھس آئی تھی اور نیند پوری کرنے کے بعد ناشتہ کر رہی تھی، میں نہیں آتا تو یہ آرام کر کے کھانا ٹھونس لینے کے بعد کوئی چیز چوری کر کے رفو چکر ہو جاتی۔۔ چورنی نام بتاؤ اپنا۔۔؟" وہ سختی سے بولتے ہوئے مسلسل گھور بھی رہا تھا۔۔

"میں چور نہیں ہوں۔۔ کل حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے عزت بچانے کے لئے مجھے اس گھر میں آنا پڑا ورنہ۔۔" وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن بے ساختہ آنسوں گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔

NOVEL IN URDU

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔؟" دامل کے بابا شور شرابے پر وہاں چلے آئے تھے۔۔ پوچھتے ہوئے اس نئے چہرے کو دیکھنے لگے۔۔ منام نے حیرت سے ان کے سفید بالوں کو دیکھتے ہوئے اپنے کلچ میں کچھ دیکھنے کے لئے اسے کھولا۔۔ تصویر نکال کر ان کی جانب بڑھائی۔۔ "کیا آپ نمیر ماموں ہیں۔۔؟" وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے پوچھ رہی تھی۔۔ سب لوگ ہکا بکا کھڑے معاملہ سمجھنے کی کوشش میں

تھے کچھ دیر پہلے وہ کوئی کہانی سنا رہی تھی اور دامل کوئی الگ کہانی سنا رہا تھا۔۔ جبکہ کہانی تو مزید تجسس اختیار کرتی جا رہی تھی۔۔

"یہ تصویر آپ کے پاس کہاں سے آئی بچے۔۔؟" نمیر صاحب نے نا سمجھی سے منام کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ آنکھوں میں آنسو لئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ اڈریس یہاں کا ہی ہے۔۔؟" وہ اب ایک پیپر دامل کی جانب بڑھائے پوچھ رہی تھی دامل نے پیپر میں اپنے گھر کا پتہ دیکھا تو چونک کر اسے دیکھنے لگا۔۔ "ہاں یہیں کا ہے لیکن تمہارے پاس کیوں ہے۔۔؟" وہ سب کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہے تھے۔۔ "یہ نانو نے آپ کو دینے کو کہا تھا۔۔" منام نے ایک خط نمیر صاحب کی جانب بڑھایا۔۔ "آپ زینش ہیں ناں نانو نے یہ آپ کے لئے دیا ہے۔۔" اس نے کلچ میں سے سونے کے بندے اس کی جانب بڑھائے۔۔ "نانو؟ یعنی میری دادو۔۔؟" وہ چہک کر پوچھنے لگی جس پر نمیر صاحب نے منام کا سر بے ساختہ اپنے سینے سے ہی لگا لیا تھا۔۔ وہ رو بھی رہے تھے۔۔ "میری نازو کی بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔؟ میں تم سے ملنے نہیں آ سکا تھا میری بچی اور نا ہی ماں جی سے ملنے جا سکا تھا مجھے معاف کر دو بچی۔۔" وہ آنسو بہاتے ہوئے، شرمندگی سے بول رہے تھے احساسِ ندامت انہیں منام کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے بات کرنے سے روک رہا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں ماموں مجھے نانو نے سب بتایا ہے۔۔" وہ مسکرا کر بولی تو نمیر صاحب نے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔۔ اتنے میں اس کا موبائل بجنے لگا۔۔ جسے اس نے ریسیو کر کے کان سے لگا لیا۔۔ "کیا کیسے ۔۔؟" یہ بولتے ہی منام ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی اور دامل نے اسے گود میں اٹھا لیا۔۔ وہ بھاگ کر اسے گیسٹ روم میں لے گیا پیچھے نازش بیگم اور نمیر صاحب سمیت زینش بھی دامل کے پیچھے بھاگے، دامل نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی تو وہ فوراً وہاں پہنچے اور منام کو فوری ٹریٹمنٹ دیا گیا۔۔ "صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں۔۔" وہ بتا کر میڈیسن دے کر اور انجکشن لگا کر چلے گئے تھے ۔۔۔ وہ سب پریشانی سے منام کے سر پر کھڑے تھے۔۔ وہ ہوش میں آتے ہی چیخنے لگی۔۔

"کیا ہوا میری بچی کو سب ٹھیک ہے ناں۔۔؟" نمیر صاحب کو جب سے معلوم ہوا تھا وہ ان کی بھانجی ہے دل کر رہا تھا سینے میں بھنج لیں اور کبھی نا جانے دیں۔۔

NOVEL IN URDU

"ماموں جان ۔۔ نانو کا انتقال ہو گیا۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے۔۔" وہ صدمے سے سب کو دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی وہیں سب کی آنکھیں لمحے میں بھیگ گئی تھیں۔۔ "ایسے کیسے ماں جی مجھ سے ملے بنا مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہیں۔۔؟" نمیر صاحب تڑپ کر رو دیئے۔۔ سب پریشانی سے دونوں کو سنبھال رہے تھے پھر سب جلدی جلدی کچھ وقت میں ہی جنازے میں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔ وہ چھ گھنٹے بعد گاؤں پہنچے تھے۔۔ منام تو اپنے نانو کی میت دیکھ کر تڑپ تڑپ کر رونے لگی جبکہ نمیر صاحب سمیت

سب بھی آنکھوں میں آنسو لئے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔ منام کے ماں باپ اس کے بچپن میں انتقال کر گئے تھے جس کے بعد اس کی نانو نے اسے پالا تھا۔۔ مامیوں کے برے رویے اور اس کی شادی کسی بھی نشئی جواری سے وہ لوگ کرواتے نانو نے اسے نمیر کے گھر کا اڈریس سمجھا کر کچھ پیسے دے کر گھر سے بھگا دیا تھا۔۔ لیکن اسے وہاں پہنچے ابھی وقت ہی کتنا ہوا تھا نا جانے نانو کو کیسے علم ہو گیا تھا وہ وہاں پہنچ چکی ہے کہ اپنی آنکھیں پُر سکون ہو کر موندھ لیں۔۔

تین دن وہ لوگ رک کر واپسی آنے لگے جب دوسرے نمبر والی مامی نے ضد باندھ لی منام ان کے ساتھ ہی رہے گی جس پر نمیر صاحب نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ ان کی ماں جی کی خواہش تھی منام کی کفالت وہ کریں اس لئے اسے وہاں بھیجا تھا وہ منام کی ذمہ داری لیتے ہیں۔۔ اس بات پر مامی نے بڑا واویلا مچایا۔۔ اور ساتھ بہتان بھی باندھ دیئے کہ اپنے جوان بیٹے کا دل بہلانے کے لئے اسے اپنے پاس رکھ رہے ہیں۔۔ جس پر نمیر صاحب غصے سے اپنے بھائی سے لڑ پڑے لیکن وہ بھی اپنی بیویوں کی سازش میں پوری طرح شامل تھے، نمیر صاحب سے پورا گھر لڑ رہا تھا منام نڈھال سی نانو کے غم میں مبتلا تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"ٹھیک ہے منام ہمارے ساتھ رہے گی لیکن اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے میرا بیٹا حسن پرست اور بہک جانے والا مرد ہے تو اس کا ابھی اسی وقت منام سے نکاح ہو گا۔۔" دامل جو یہ ڈرامہ دیکھ رہا تھا اور اپنے باپ کا ساتھ دے رہا تھا اس اچانک سے فیصلے پر گونگ ہو کر اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔۔

"بابا جان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کو معلوم ہے میں۔۔" وہ ابھی کچھ بولتا نمیر صاحب نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔۔

"قاضی کا انتظام کریں یہ آپ لوگوں کا گاؤں ہے آپ لوگوں کی انہی حرکتوں کی وجہ سے میں نے یہ گاؤں ہمیشہ کیلئے چھوڑا تھا لیکن ماں جی اور منام کو نہیں لے جا سکا مگر آج منام کو اپنی سرپرستی میں لیتا ہوں۔۔" وہ بول کر دامل کو دیکھنے لگے جو یہ سن کر ٹس سے مس نہیں ہوا اسے منام سے نکاح نہیں کرنا تھا دل میں کسی اور کو بسا کر گھر کسی اور کے ساتھ کیسے بسا سکتا تھا۔۔ نازش اپنے شوہر کے اس فیصلے پر گھوری دینے لگیں لیکن بولی کچھ نہیں جبکہ زینش خوش سی ایک طرف کھڑی تھی اسے منام اچھی لگی تھی بانسبت عالیہ کے۔۔

نکاح کی تیاری شروع ہوئی ایک بھرا مجمع ساری کاروائی دیکھ رہا تھا جبکہ دامل کی کنپٹی سلگ رہی تھی۔۔

وہ عالیہ سے محبت کرتا تھا۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے بنا عہدوں پیمان باندھے جانتے تھے وہ ایک

دوسرے سے محبت کرتے ہیں لیکن یہ سب اس کے بابا کیا کر رہے تھے وہ تو سب جانتے تھے پھر اپنی بھانجی کا ہی صرف کیوں سوچ رہے تھے دامل ان کا بیٹا تھا منام سے زیادہ عزیز۔۔

دامل نے ہر ممکن کوشش کی کہ نمیر صاحب رک جائیں لیکن وہ بھانجی کے ملتے ہی اس کی محبت میں اندھے ہی ہو گئے تھے۔۔ دامل نے غصے سے منام کو دیکھا جو سر جھکائے جالی کا سرخ ڈوپٹہ پہنے بیٹھی تھی۔۔ اس نے شدید نفرت اس لڑکی کے لئے محسوس کی تھی۔۔ جس کے آتے ہی اس کی دنیا بکھر گئی تھی۔۔

تھوڑی دیر میں نکاح ہو گیا جس پر اس کے ماموں بہت خفا ہوئے جبکہ نمیر صاحب مطمئن سے سب کو دیکھ رہے تھے۔۔ پھر منام نے اپنا سامان پیک کیا اور وہاں سے ان سب کے ساتھ ہی نکل آئی۔۔ کسی سے پلٹ کر ملی تک نہیں تھی ان لوگوں نے اس کے ساتھ بہت برا رویہ رواں رکھا تھا صرف نانو ہی تھیں جو اس سے بے انتہا محبت کرتی تھیں۔۔ وہ اپنے رویے پر آنسو بہا کر چپ ہو جاتی تھی لیکن نانو کے ساتھ جو رویے ان سب کا تھا اس پر انہیں کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔

دامل نے سختی سے لب آپس میں پیوست کئے رکھے تھے نمیر صاحب اسے سارے راستے سمجھاتے ہوئے آئے تھے جس پر وہ غصہ دبائے بیٹھا رہا۔۔

گھر پہنچ کر سب تھکے ہوئے تھے اس لئے کھا پی کر ریسٹ کرنے چلے گئے۔۔ منام کا کمرہ زینش اور دامل کے ساتھ والا ہی تھا۔۔ وہ کمرے میں بند ہو کر آج ہونے والے واقعات پر دل کھول کر روئی تھی۔۔ نمیر صاحب نے باپ ہونے کا حق ادا کیا تھا۔۔ جبکہ وہ ایک اچھی بیٹی نہیں بن سکتی تھی منام یہ سوچ کر روتی ہی جا رہی تھی۔۔

دوسری طرف دامل کمرے میں بند پیچ و تاب کھا رہا تھا۔۔ غصے سے رگیں پھول رہی تھیں۔۔ دل چاہ رہا تھا منام کو شوٹ کر دے۔۔ اس کے آنے سے پہلے زندگی کتنی حسین تھی اور اب۔۔ دو محبت کرنے والے جدا ہو گئے تھے۔۔ وہ منام کے لئے دل میں شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔۔

نمیر صاحب اور نازش بیگم بحث میں مصروف دیکھائی دے رہے تھے۔ نازش کی بھانجی کا اس نکاح کے بعد پتا صاف ہو چکا تھا عالیہ نازش بیگم کی سگی بھانجی تھی۔۔ وہ دونوں کی نسبت طے کرنے کی تیاری کر رہی تھیں اور وہاں دامل کا نکاح ہی ہو چکا تھا انہیں اپنی بہن اور بھانجی کا خیال سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔ "آپ نے میری بھانجی اور بیٹے کے ساتھ بالکل ٹھیک نہیں کیا ہے جانتے بھی ہیں دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں پھر بھی۔" وہ خفگی بھرے لہجے میں اپنے شوہر پر ناراضگی جتا رہی تھیں۔۔

"یہ خط پڑھنے کے بعد میں اپنی بھانجی کو ان لوگوں میں بالکل نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ ماں جی نے منام کی زمہ داری مجھے سونپی ہے اور کہا ہے اس کا اچھی جگہ رشتہ دیکھ کر رخصت کر دوں۔۔ لیکن میں نہیں

جانتا کون کیسے میری بھانجی کو رکھے گا کم از کم میں دامل پر یقین تو کر سکتا ہوں ناں۔۔" وہ لمحہ بھر کو رک کر وضاحت دینے لگے۔۔ ان کا دل منام کو کسی دوسرے شخص کے حوالے کرنے کو بالکل راضی نہیں تھا۔۔

"آپ ہی جواب دیئے گا اپنے بیٹے اور میری بھانجی کو۔۔"

وہ کہہ کر کروٹ بدل کر آنکھیں موند گئیں۔۔ جبکہ نمیر صاحب کافی مطمئن دیکھائی دیتے تھے انہیں یقین تھا منام اپنی بھولی صورت سے دامل کے دل میں جگہ بنا ہی لے گی۔۔

ایک ہفتہ ایسے ہی گزر گیا جس میں دامل کا سامنا اگر منام سے ہو جاتا تو وہ خاموشی سے گزر جاتا تھا جبکہ نازش بیگم کا رویہ بھی اس کے ساتھ کچھ خاص اچھا نہیں تھا البتہ زینش اور نمیر صاحب بہت پر جوش ہو کر اس سے بات کیا کرتے تھے زینش یونیورسٹی سے آنے کے بعد سارا وقت منام کے ساتھ گزارتی تھی۔۔

"مجھے کچھ کام سے ایک ماہ کے لئے اسلام آباد جانا ہے۔۔" دامل نے ڈنر ٹیبل پر اپنے جانے کا بتایا جس پر نمیر صاحب نے پر سوچ نظروں سے منام اور دامل کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے منام بھی ساتھ جائے گی۔۔" انہوں نے فیصلہ سنا کر کھانا فنش کیا۔۔

"میں اکیلے جانا چاہتا ہوں وہاں بابا جان۔۔! میں پکنک پر نہیں جارہا جو ہر کسی کو ساتھ لئے پھروں۔۔" وہ کافی سخت مخالفت کے موڈ میں تھا۔۔ نمیر صاحب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ "میں نے کب کہا ہے تم منام کو گود میں اٹھائے اٹھائے پھرو میں بس دونوں کو ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔۔" وہ بھی سختی سے گویا ہوئے۔۔ انہیں سختی کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن دامل کا رویہ انہیں منام کے آگے شرمندہ کر رہا تھا۔۔

"بابا جان۔!" وہ ابھی کچھ کہتا نمیر صاحب نے ہاتھ دیکھا کر روک دیا۔۔ "کیا تم یہ چاہتے ہو میں کچھ دنوں میں ہی منام کی رخصتی دے دوں۔۔؟" انہوں نے دوٹوک انداز میں پوچھ کر دامل کو بلیک میل کیا۔۔ "ٹھیک ہے لے جاتا ہوں آپ کی چہیتی کو۔۔ جب سے آئی ہے سکون ہی برباد کر دیا ہے۔۔" آگے کا جملہ صرف اور صرف منام ہی سن پائی تھی جسے سن کر اس کا سر ہی جھک گیا تھا۔۔

"کب کی فلائٹ ہے۔۔؟" نمیر صاحب نے جاتے ہوئے دامل سے پوچھا تو وہ بنا موڑے ٹائم بتا کر چلا گیا۔

"بیٹا رات تین بجے کی فلائٹ ہے تو آپ جا کر ابھی سے تیاری کریں جلدی نکلنا ہو گا۔۔ زینش بہن کی مدد کر دینا پیکنگ میں۔۔" ان کے کہنے پر دونوں گردن ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔ وہ دونوں

NOVEL IN URDU

اب بیگ پیک کر رہی تھیں۔۔ "بھائی تھوڑے خفا ہیں لیکن مجھے یقین ہے تم انہیں منا لو گی اور جلد ہی بھائی عالیہ کے خیالوں سے نکل آئیں گے اور دیکھیں گے تم عالیہ سے زیادہ حسین اور معصوم ہو۔۔" وہ مسلسل منام کا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔۔

"زینش کیا دامل عالیہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔؟" منام کو اپنے شوہر کی محبت جان کر عجیب جلنے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

"نہیں بالکل نہیں! بھائی صرف عالیہ کی محبت کی وجہ سے اٹریکٹ ہوتے ہیں ورنہ ان کی آنکھوں میں، میں نے محبت نام کا کوئی جذبہ ہی نہیں دیکھا ہے یقین رکھو وہ تمہارے ہی ہیں۔۔" زینش نے منام کے خدشات دور کرنے چاہے لیکن وہ دامل کا رویہ اس کا انداز سوچ کر ہرگز بھی مطمئن نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں رات کے پہر اسلام آباد کیلئے نکل گئے تھے۔۔ منام پہلی بار جہاز کا سفر کر رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔ سیٹ پر بیٹھتے ہی جب جہاز کے اڑنے کی تیاری ہوئی منام نے آنکھیں میچ کر دامل کا ہاتھ زور سے دبوچ لیا۔۔ دامل آنکھیں بند کئے مختلف سوچوں میں مگن تھا اس کے اس عمل سے آنکھیں کھول کر حیرت سے دیکھنے لگا۔۔ وہ ڈر سے لرز رہی تھی۔۔ اسے لمحہ بھر کیلئے منام پر ترس آیا لیکن جلد ہی خول میں لپٹ کر اس کے ہاتھ جھٹک دیئے۔۔ "ڈونٹ ٹچ می۔۔" وہ سخت گھوری سے نوازتے ہوئے آنکھیں واپس بند کر گیا۔۔

"اففف اللہ کیسا شوہر دیا ہے جسے بیوی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ کم از کم بندہ بات ہی ڈھنگ سے کرلیتا ہے ہر وقت اپنی پھاڑ کھانے والی آنکھوں سے ڈراتے رہتے ہیں۔۔" وہ سوچتی ہوئی دامل کو دیکھ رہی تھی وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈل ہو سکتا ہے۔۔ لیکن یہ آئیڈل منام کو مل چکا تھا۔۔

وہ ائیر پورٹ سے ایک بڑے سے فلیٹ میں پہنچے جو غالباً دامل کا ہی تھا۔۔ وہ شاور لیکر آرام سے سو گیا جبکہ منام سوچ میں ڈوب گئی وہ شاور لیکر کہاں جائے۔۔؟ اسی کمرے میں رہے یا کسی اور کمرے میں لیکن ان کا صرف نکاح ہوا تھا اسے دامل کے اتنے قریب نہیں ہونا چاہئیے تھا۔۔ وہ سوچتی ہوئی دوسرے کمرے میں شاور لیکر سو گئی۔۔ لمبے بال گیلے ہو رہے جنہیں سوکھنے میں کافی وقت لگ جاتا تھا ۔۔۔ وہ آرام سے اٹھ کر گیلے بالوں کو کھلا چھوڑے ایسی ہی چائے بنانے چلی آئی۔۔ لیکن کچن میں دامل کو پا کر وہ شرمندہ ہی ہو گئی۔۔ لاپرواہ سے حلیہ میں اسے یوں باہر نہیں آنا چاہئیے تھا۔۔ شرمندگی کے مارے اس کی پلکیں لرز کر جھک گئیں جبکہ آہٹ پر دامل نے ایک نظر دیکھ کر نظریں پھیرنا چاہیں لیکن نظریں منام کے سراپے میں اٹک سی گئی تھیں۔۔ وہ دامل کی نظروں سے پریشان ہو کر جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔ جبکہ دامل سر جھٹک کر ناشتہ بنانے لگا لیکن ایسا کرنا ممکن نہیں ہوا۔۔ اس کا سراپا آنکھوں میں بس چکا تھا۔۔۔ وہ منام کا ناشتہ بنا کر اپنے آفس ورک کے لئے چلا گیا تھا۔۔ منام نے سوچ لیا تھا وہ اس کے سامنے کم سے کم ہی جائے گی۔۔ ناشتے کے بعد منام نے سارے

گھر کی صفائی کی دامل کے کپڑے کبرڈ میں ہینگ کئے دوپہر کا کھانا تیار کیا۔۔ سب کرتے ہوئے اس کا اچھا ٹائم پاس ہو گیا تھا۔ شام کے وقت دامل واپس لوٹا تھا۔۔ اس وقت منام کمرے میں بند تھی۔۔ اس نے ایک نظر بند کمرے کو دیکھا اور شام کی چائے کی طلب میں کچن میں چلا آیا۔۔ "آپ رہنے دیں میں بنا دیتی ہوں۔۔" وہ بار بار اپنے مجازی خدا سے کام نہیں کروا سکتی تھی یہ اس کی انا پر گہری ٹھیس تھی۔۔ دامل لمبی سانس بھر کر ہٹ گیا فلحال تو اس کی بس مجبوری تھی چائے بنانا ورنہ دل تو بالکل نہیں چاہ رہا تھا اس وقت کام سے آنے کے بعد یہ کام بھی کرے۔۔ وہ چائے کے ساتھ کچھ لوازمات لاؤنج میں لے آئی تھی۔۔ اپنی چائے اٹھائے کمرے میں چلی آئی۔۔

تھوڑی دیر بعد کوئی اپارٹمنٹ کا زور زور سے دروازہ بجا رہا تھا۔

"کون ہے۔۔؟" دامل نے پوچھتے ہوئے دروازہ جوں ہی کھولا عالیہ آتش فشاں بنی اس پر جھپٹ پڑی۔۔ "تم میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتے ہو۔؟ جانتے تھے ناں میں تم سے محبت کرتی ہوں پھر کسی بھی لڑکی سے نکاح کیسے کر سکتے ہو۔" وہ دامل کا گریبان پکڑے سوال کر رہی تھی جبکہ منام دیوار کی اوٹ سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ عالیہ کی اس پر نظر پڑی تو وہ دامل کو چھوڑ کر منام پر لپک پڑی۔۔ "تو تم ہو وہ آفت جو ہماری محبت کے بیچ میں آئی ہے۔۔" وہ منام کا منہ دبوچے پوچھ رہی تھی جبکہ دامل عالیہ کو منام سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"عالی اسے چھوڑ دو۔۔ بابا جان کا فیصلہ تھا اس میں، میں اور یہ دونوں ہی قصوروار نہیں ہیں۔۔" وہ گردن جھکائے بتا رہا تھا۔۔ "چند گھنٹے پہلے ملی کزن سے نکاح کر لیا اور میں۔۔؟ میرا کیا جو تمہارے پیچھے سالوں سے بھاگ رہی ہوں۔۔ دامی تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ تم بھگتو گے۔۔" وہ دونوں پر قہر بھری نظر ڈال کر روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔ دامل نے دیوار پر ہاتھ مار کر اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔ پھر منام کی جانب پلٹا۔۔ "تم ہی وہ۔۔ تم نے ہماری زندگی برباد کر دی۔۔ تمہیں کبھی بھی دامل نہیں ملے گا۔۔ تم تڑپتی ہی رہ جاؤ گی منام۔۔ تمہیں میں کبھی خود کو حاصل نہیں کرنے دوں گا۔۔" وہ غصے اور نفرت سے کہہ کر پلٹ گیا۔۔

منام روتی ہوئی کمرے میں بند ہو گئی اس رات نا ہی منام نے کھانا کھایا تھا نا ہی دامل نے۔۔

"آئی ایم سوری۔۔!" منام نے صبح ناشتے کی ٹیبل پر آنسوؤں پر بندھ باندھتے ہوئے بولا جبکہ دامل نے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔۔

NOVEL IN URDU

"میں ابھی تمہارے منہ سے کچھ بھی نہیں سننا چاہتا لہٰذا میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ اسی وقت۔۔" وہ ناشتہ کرتے ہوئے لہجہ سخت کئے بولا۔۔ وہ اسے دیکھ کر کمرے کی جانب بھاگی۔۔

"معصوم بننے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ سب کچھ پلان کر کے آئی ہو گی کیسے مجھ سے نکاح کرنا ہے بڑے گھر میں کیسے گھسنا ہے۔۔"

وہی سوچ جو ہر کمزور اور غریب لڑکی کو دیکھ کر کسی کے ذہن میں آسکتی ہے اس وقت وہی سوچ دامل کے ذہن میں گھوم رہی تھی۔۔

وہ ناشتے کے بعد آفس چلا گیا جبکہ منام اس کے جانے کے بعد کام کرنے کے لئے باہر آگئی۔۔

وہ شام میں واپس آیا تو سب کچھ صاف ستھرا نکھرا نکھرا سا تھا۔۔ دامل نے منام کو آواز لگائی۔۔

"منام۔۔!" وہ اونچی آواز میں دھاڑ رہا تھا۔۔ "جی جی." اسے لگا دامل اسے کسی بات پر ڈانٹنے کے لئے بلا رہا ہے۔۔

"تمہاری ممانی کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی تھیں تمہیں کچھ دن کے لئے گاؤں چھوڑ دو۔۔ ان کی کسی بیٹی کی شادی ہے اور اس کی ضد ہے تم اس کی شادی میں شریک ہو۔۔" وہ تفصیل سے عجلت میں بتاتے ہوئے روم کی جانب چل دیا۔۔

"میں۔۔ لیکن میں نہیں جانا چاہتی۔۔" وہ خوفزدہ سی دامل کو پیچھے سے پکارتی ہوئی بولی۔۔ اسے اپنی ممانی سے خوف آتا تھا وہ کام سہی نا ہونے پر مارنے لگتی تھیں۔۔

"انہوں نے بہت اسرار کر کے بلایا ہے تو تمہیں جانا ہوگا یہ میرا حکم ہے سمجھی۔۔"

وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔۔ منام منمنا کر رہ گئی۔۔ دامل کو اندازہ نہیں تھا وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔۔

وہ رات کے کھانے پر خاموشی سے کھانا کھاتے رہے۔۔ پھر اچانک دامل نے اسے پکارا۔۔ "تمہاری ممانی بتا رہی تھیں تم ان کے بیٹے کو پسند کرتی تھی۔۔" دامل نے سرسری انداز میں پوچھا۔۔ "نہیں۔۔ میں نہیں۔۔ وہ مجھے پسند کرتا تھا۔۔" وہ نظریں نیچے کئے خود پر لگی تہمت پر لب کچل کر رہ گئی۔۔ "وہ کرتا تھا تو تم بھی اسے پسند کرنے لگی ہو گی، اس میں کیا برائی ہے مجھے بھی عالیہ سے ہے کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔" وہ عام سے لہجے میں اتنی بڑی بات کہہ رہا تھا منام کو یہ بات بہت بری لگی تھی۔۔ وہ دامل کو قبول کر چکی تھی جیسا بھی تھا اب وہی اس کا ہزبینڈ تھا لیکن دامل کوئی موقع انسلٹ کرنے کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔

"لیکن مجھے شہروز بھائی سے کبھی محبت نہیں ہوئی کیونکہ وہ ہمیشہ مجھے بری نظر سے دیکھتے تھے اور عموماً لڑکیوں کو ایسے مرد پسند نہیں ہوتے مجھے بھی نہیں تھے۔۔" وہ تفصیل سے بتانے لگی جبکہ دامل کو محض وہ جال میں پھنسانے کا طریقہ لگا۔۔ "اچھا۔۔!" وہ یہ کہہ کر ہنس دیا جبکہ اس کے ہنسنے کے انداز پر منام دل مسوس کر رہ گئی اسے منام کی بات پر یقین ہی نہیں آتا تھا۔۔

"سنو کل صبح گاؤں چھوڑ دوں گا لہٰذا تیار ہو جانا۔۔" وہ بول کر کمرے میں بند ہو گیا جبکہ منام پریشان ہو گئی وہ سب کا سامنا نانو کے بنا کیسے کرے گی۔؟ دامل اسے بڑی پریشانی میں ڈال چکا تھا۔۔

"میری بہن آگئی۔۔" زینب چہکتی ہوئی منام کو دیکھ کر گلے سے جا لگی۔۔ حالانکہ وہ اتنی گہری اور اچھی دوست یا کزن کچھ بھی نہیں تھی۔۔ "آجاؤ دامل اندر۔" کسی نے اس کے شوہر کو اندر بلانا چاہا تھا ۔۔ "نہیں مجھے میٹنگ میں جانا ہے میں چلتا ہوں۔۔" وہ کہہ کر پلٹنے لگا جب منام بھاگتی ہوئی اس کے پاس گئی۔۔ "پلیز جلدی لینے آیئے گا کل شادی ہے کل ہی آجایئے گا۔" منام بری طرح کپکپا رہی تھی جبکہ دامل نے سب کو دیکھانے کے لئے محض مسکرا کر سر ہلا دیا تھا۔۔

وہ چلا گیا تو منام کو لگا سب کچھ خالی ہو گیا ہے۔۔ بھری دنیا میں اکیلی رہ گئی ہے وہ جیسا بھی شوہر تھا اسے تکلیف نہیں پہنچانے دیتا تھا یہ منام تو عالیہ کے آنے کے بعد دیکھ ہی چکی تھی۔۔ جب وہ اسے ہرٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور دامل اسے کچھ کہنے نہیں دے رہا تھا۔۔

"آگئی محترمہ۔۔ کیا سوچ کر یہاں سے بھاگی تھی۔۔؟" ممانی نے موقع ملتے ہی اس کی چٹیا پکڑ لی۔ "مجھے نانو نے بھیجا تھا۔" منام نے روتے ہوئے بتایا۔۔ "وہاں اس امیر زادے کو پھنسا لیا یہاں تجھے میرا شہروز دیکھائی نہیں دیتا تھا۔۔ گاڑی والا بندہ چاہیئے تھا یہ بائیک والا بندہ تو آنکھوں میں چبھ رہا ہو گا تیرے۔۔؟" وہ پھنکارتے ہوئے منام کا منہ دبوچے کھڑی تھیں۔ "چھوٹی بھابھی آئیں کام کریں زینب کی شادی میں تماشہ لگ جائے گا۔۔" چھوٹی ممانی نے سر جھٹک کر ڈرامہ ختم کیا۔۔ زینب جو پر تپاک سا استقبال کر چکی تھی اب وہ جا چکی تھی۔۔ کون منام کیسی دوستی بس ڈرامہ ہی تھا سب۔۔

"چل کھڑی کیا ہے کام کیلئے بلایا ہے کام کر۔۔" بڑی ممانی نے اسے صحن میں کھڑے دیکھ کر پکارا جس پر وہ ہوش میں آتی کام میں لگ گئی۔۔ وہ دامل کے آنے کی دعا بھی کر رہی تھی۔۔ جلدی شادی ہو اور وہ لینے آجائے۔۔

منام کو پورا دن اور رات ممانی نے چین کی سانس لینے نہیں دیا تھا۔۔ شادی والے دن زینب نے نچا کر رکھا ہوا تھا۔۔ کبھی اسے کسی چیز میں مسئلہ ہوتا تو منام کی پکار لگا دیتی کبھی کوئی مسئلہ ہوتا۔۔ ہر کسی کی زبان پر منام کا نام تھا۔۔

جبکہ منام شادی میں دامل کی منتظر تھی اسے نہیں آنا تھا اور وہ نہیں آیا تھا۔۔ منام دونوں طرف سے مایوس ہو کر آنسو بہانہ چاہتی تھی لیکن مہمانوں میں یہ موقع ہی نہیں ملا۔۔ رات دیر سے زینب کو رخصت کر کے وہ لوگ گھر پہنچے تھے۔۔ منام نے پھیلا ہوا سامان سمیٹا اور سونے کے لئے لیٹ گئی۔۔ سب نے اس کی تعریف کی تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اسے لگا دامل بھی اسے دیکھ کر آج کچھ کہہ دے گا لیکن وہ تو آیا ہی نہیں تھا کیا کہتا۔۔ منام کی یہ سوچتے ہوئے آنکھ لگ گئی تھی۔۔ صبح کسی احساس کے تحت آنکھ کھلی تو شہروز کو سر کے اوپر پایا۔۔ وہ بوکھلا کر جلدی سے ڈوپٹہ اوڑھ کر اٹھ بیٹھی۔۔

"حسینہ کسی اور کی ہو گئی ہے لیکن دل میں ابھی بھی میرے ہی بستی ہے۔۔"

NOVEL IN URDU

وہ منام کی کلائی تھام کر بولا۔ ایسا لگ رہا تھا وہ نشے میں ہے۔۔ "مجھے چھوڑیں شہروز بھائی آپ اندر کیسے آئے۔۔؟" وہ روتی ہوئی اپنی کلائی چھڑوا رہی تھی۔۔ "حسینہ کل تمہارا بنا سنوارا سا روپ دیکھ کر تعریف کرنے والا کوئی نہیں ملا تو سوچا میں ہی کرنے آجاؤ ساتھ بتاؤ بھی کتنا بے تاب ہوں۔۔" وہ اس سے پہلے منام کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتا دامل نے دروازہ زور زور سے پیٹا۔۔ دو سیکینڈ تک نہیں کھلا تو لات مار کر توڑ دیا لکڑی کا ہونے کی وجہ سے ٹوٹ کر دو حصوں میں بٹ گیا۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔؟" دامل نے روتی ہوئی منام کو دیکھ کر پوچھا۔۔ وہ اپنے باپ کی ڈانٹ پر اسے وہاں سے لینے آیا تھا۔۔ "دامل۔۔" پہلی بار منام نے اس کا نام پکارا تھا اور روتے ہوئے اس کی جانب بھاگ کر اس کے سینے سے زور سے لگ گئی تھی۔۔ دامل اس کے لمس پر منام کو دیکھنے لگا۔۔ "تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔۔؟" دامل کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا اور منام کو سائیڈ پر کرکے شہروز کی سہی طرح سے دھلائی کر ڈالی تھی۔۔

"چلو یہاں سے۔۔" وہ منام کو کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا جبکہ سب شہروز کو لعنت ملامت کر رہے تھے جو نشے میں منام کو تنگ کر رہا تھا۔۔

"اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا۔۔؟" دامل لال ہوتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ڈرائیو کرتا پوچھ رہا تھا۔۔

وہ روتے ہوئے بتاتی گئی اور دامل کا ہاتھ اسٹیرنگ پر مضبوط ہوتا گیا۔۔ "تمہیں میرے علاوہ کوئی نہیں چھو سکتا سمجھی۔۔؟" وہ گاڑی روک کر منام کو خود کے قریب کئے بولا۔۔ منام حیرت سے اسے دیکھنے لگی کل تک وہ اس رشتے کو نبھانے پر آمادہ نہیں تھا۔۔

"میرا مطلب ہے جب تک میرے نکاح میں ہو تمہیں کوئی نہیں چھو سکتا۔۔ یہ میرا حق ہے۔۔" وہ بات کو الگ موڑ دے گیا جبکہ منام نے سر جھکا لیا اسے خوش ہونا چاہیئے تھا لیکن وہ نروس ہو گئی تھی۔۔۔

وہ واپس اسلام آباد آچکے تھے دامل آفس چلا گیا تھا جبکہ وہ گھر آکر فریش ہوتی سو گئی تھی۔۔ رات بھی سہی سے نہیں سوئی تھی اور صبح صبح ڈرامہ ہو گیا تھا۔۔

دوپہر کے وقت اٹھی، کھانا بنا کر صفائی کرتی کپڑے چینج کرتی لنچ کرنے بیٹھ گئی۔۔۔ جب وہاں دامل کال پر بات کرتے ہوئے چلا آیا۔۔ وہ سمجھی تھی وہ رات کو ہی آفس سے گھر آئے گا جبکہ وہ تو لنچ ٹائم پر ہی گھر آگیا تھا۔۔

"عالیہ بات کو سمجھو رونے سے کچھ نہیں ہو گا میں اب بھی تم سے ہی محبت کرتا ہوں۔۔ لیکن خالا بھی ٹھیک کہہ رہی ہیں تمہیں ان کی بات مان لینی چاہیئے، میں بابا کو ہرٹ نہیں کر سکتا۔۔" وہ کرسی پر بیٹھ کر ہاتھ سے منام کو کھانا نکالنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ایک ہاتھ سے کان سے فون لگا یا ہوا تھا۔۔

"عالیہ یار۔۔" وہ شاید کال کاٹ چکی تھی۔۔ وہ موبائل رکھ کر کھانے کی جانب متوجہ ہوا۔۔ صبح بنا ناشتے کے منام کو لینے گیا تھا۔۔ آج بس ایک چھوٹی سی میٹنگ تھی جو جلدی ختم ہو گئی تھی اس لئے گھر ہی چلا آیا۔۔ سامنے بریانی دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک سی گئی تھیں۔۔ وہ رغبت سے کھانا کھانے لگا۔۔

"کھانا تو اچھا بناتی ہو۔۔" وہ عام سے انداز میں بولا جیسے روز کسی نا کسی کھانے کی تعریف کرنا اس کی عادت ہو۔۔

"یہاں میں زیادہ ٹائم روکوں گا مطلب ایک ماہ سے زیادہ۔۔۔ تمہیں جانا ہو تو گھر جا سکتی ہو۔۔" وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا جبکہ گھر کا سن کر منام کو لگا وہ دوبارہ گاؤں بھیج رہا ہے۔۔

"اگر آپ نے اب مجھے گاؤں بھیجا تو میں آپ کی شکایت ماموں سے کر دوں گی۔"

منام نے بنا ڈرے وارننگ دی جبکہ دامل مسکرانے لگا۔۔ منام ویسے ہی ری ایکٹ کر رہی تھی جیسے پہلی دفعہ ملنے پر کیا تھا۔۔۔

"میں انہی کے پاس جانے کی بات کر رہا ہوں۔۔ گاؤں تو اب کبھی نہیں جاؤ گی تم۔۔" وہ کندھے اچکا کر مسکراہٹ کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔ وہ پاس سے گزرنے لگا جب منام کے ہاتھ سے ہاتھ ٹکرایا

NOVEL IN URDU

وہ رک کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔ رشتے کی کشش دونوں کو جکڑ رہی تھی۔۔ دامل نے دو قدم آگے بڑھ کر منام کا کندھے پر رکھا ڈوپٹہ ہٹایا اور کندھے پر جھک گیا۔۔ لمحہ بھر کے لئے وہ منام میں کھونے لگا تھا لیکن جلد ہی ہوش میں آتا بنا اس کی جانب دیکھنے گھر سے چلا گیا۔۔ منام آنکھیں بند کئے سانسیں روکے کھڑی تھی اس کے جانے پر پُر سکون سی سانس بھری۔۔ یہ سب اس کے لئے بھی بالکل الگ اور نیا تھا۔۔ دل پسلیاں توڑ کر نکلنا چاہتا تھا۔۔ دامل کی چھوٹی سی حرکت کو منام کئی صدیاں یاد رکھ کر گزار سکتی تھی۔۔

دن معمول کے مطابق گزر رہے تھے منام اور دامل میں ضرورت کے تحت بات ہوتی تھی اس دن کے بعد سے دامل نے منام سے نظریں چرانا شروع کر دی تھی اسے لگتا تھا منام کا سراپا اسے الجھا دیتا ہے وہ بچنے کی کوشش کرتا تھا لیکن منام انجانے میں اس کے دل میں اپنے بھولپن اور روپ سے ہل چل مچا چکی تھی۔۔ وہ اپنی نند کے سمجھانے پر تھوڑا بہت تیار ہو کر اس کے سامنے آنے لگی تھی دامل جو پہلے ہی پریشان تھا مزید پریشان ہو جاتا تھا۔۔ "مانو تھوڑی سی ماڈرن ڈریسنگ بھی کرو عالیہ چڑیل کیسی کرتی ہے دیکھا ہے تم نے۔۔؟" زینش اسے مشورے دیتے ہوئے سمجھا رہی تھی۔۔ "لیکن وہ تو بہت اوور ہے مجھ سے نہیں ہو گی زینش۔۔" زینش اسے پیار سے مانو کہتی تھی اور اپنے بھائی کے دل

NOVEL IN URDU

تک رسائی بھی دلوانے کی کوشش میں تھی تاکہ عالیہ کا پتا صاف ہو۔۔اور وہ دونوں ہنسی خوشی اپنی زندگی گزاریں۔۔

"میں کچھ نہیں سن رہی ایک ڈریس تمہارے اڈریس پر آرڈر کیا ہے وہ پہن لینا آج۔۔اور اچھا سا ڈنر بھی بنانا بیسٹ آف لک۔۔" وہ کہہ کر کال کاٹ گئی جبکہ منام تو پریشان ہی ہوگئی تھی۔۔شام تک ڈریس بھی آگیا تھا اور وہ کھانا بھی تیار کر چکی تھی۔۔مسئلہ ڈریس کو پہننے کا تھا۔۔ڈریس بہت نفیس سا تھا آگے گلے پر نیٹ لگی تھی۔۔وہ لال رنگ کی فراک تھی۔۔ تھوڑی اسٹائلش سی تھی منام کو پسند بھی آئی تھی لیکن اس نے کبھی بنا ڈوپٹے والے ڈریسز نہیں پہنے تھے۔۔وہ کافی دیر سوچتی رہی پہنے یا نہیں۔ ان کو یہاں رہتے ہوئے دو ماہ ہونے کو آئے تھے دونوں میں سے کسی نے بھی اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا دامل اس حرکت کے بعد محتاط سا رہنے لگا تھا۔ منام کو یہ رشتہ نبھانا تھا اس لئے وہ فراک پہن کر ریڈی ہوگئی دل بلیوں کی طرح اچھل رہا تھا۔۔

دامل کے سامنے جانے کا سوچتے ہی اس کی روح فنا ہو رہی تھی۔ گاڑی کی آواز پر وہ کمرے سے باہر ہی نہیں آئی تھی ورنہ وہ استقبال ضرور کرتی تھی۔۔

وہ حیرت زدہ سا اندر کو بڑھتا گیا پھر منام کے کمرے کی جانب آیا اسے خدشہ ہوا کہیں بیمار نا ہو دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تو آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں وہ سرخ رنگ کا فراک پہنے بالوں کو کھلا

NOVEL IN URDU

چھوڑی ہلکا سا میک اپ کیئے حسین لگ رہی تھی دامل چلتا ہوا اس کے سامنے جا رکا جبکہ اس نے آنکھیں میچ لیں۔۔

"یہ سب میرے لئے ہے۔؟ کیا تمہیں یہ نہیں معلوم بابا نے ہمیں باقاعدہ رخصتی نہیں دی ہے۔۔؟" وہ کھوئے سے لہجے میں پوچھ رہا تھا اس کی بیوی اسے پاگل کر دینے کے سارے طریقے جانتی تھی۔۔ وہ انگوٹھا اس کے لبوں پر پھیرنے لگا منام کی سانسیں رکنے لگی۔ وہ جھک کر اس کے چہرے کے قریب چہرہ کیئے کھڑا اسے تکنے لگا تھا منام نروس سی سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

"کیا تم چاہتی ہو میں کوئی دلچسپ سی حرکت کروں۔۔؟" وہ چہرہ بالکل اس کے سامنے کیئے پوچھ رہا تھا۔۔ منام نے اپنا چہرہ اوپر کیئے اسے دیکھا پھر چہرہ جھکا دیا۔۔ اور ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔ دامل مسکراہٹ روکے اس کے قریب گیا تو منام بے ساختہ پیچھے ہوئی۔۔ "کیا ہوا تم نے ہی اجازت دی ہے؟" وہ مسکراہٹ روکے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ منام کو اس کے اتنے قریب ہونے کے سبب کوئی بات سمجھ ہی نہیں آرہی تھی۔۔ "نہیں مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔" وہ ہاتھ مسلتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

دامل لمبی سانس بھر کر سیدھا ہوا۔۔ "کچھ سمجھ بھی آتا ہے کہ نہیں۔۔؟" وہ پوچھ کر اسے دیکھ کر پلٹ گیا۔۔ وہ اسے دیکھتا تھا تو اسے دیکھتے رہنے کی خواہش دل میں بڑھتی جاتی تھی۔۔ اسے ڈر تھا کہیں

وہ خود کا کنٹرول نا کھو دے ایک تو وہ اس کی بیوی تھی دوسرا اپنے بھولپن سے اسے بہت زیادہ متوجہ کرتی تھی۔۔

دامل روز منام کے معاملے میں خود سے لڑتا تھا وہ شاید اس رشتے کو قبول کرنے لگا تھا اس لئے آج اس نے منام سے ٹھیک طرح سے بات کی تھی۔ رات ڈنر ٹیبل پر بھی منام نے وہی ڈریس پہنا ہوا تھا اور دامل کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس پر جا رہی تھیں۔ منام دامل کی نظروں سے ہی دوہری ہو رہی تھی اس سے کچھ کھایا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔ "نروس نہیں ہو میں نے کھا لیا ہے تم اکیلے آرام سے کھا لو۔۔" وہ سمجھ کر اسے بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ منام کی جان میں جان آئی۔۔ اسے بھوک لگی ہوئی تھی دوپہر میں بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے دامل کے جاتے ہی وہ سکون سے کھانے لگی۔۔

NOVEL IN URDU

دن اچھے گزر رہے تھے دامل منام کی جانب متوجہ ہونے لگا تھا، بات کرنے لگا تھا منام بھی اس کی باتوں کا جواب دینے لگی تھی اسے اپنے بارے میں بتانے لگی تھی۔۔ بچپن سے اب تک اس کے ساتھ جو جو ہوتا رہا ہے وہ سب اس کے گوش گزار کرتی تھی ڈنر کے بعد وہ دونوں کچھ دیر باتیں کیا کرتے تھے۔۔ نارمل سی خوشگوار سی زندگی میں اچانک عالیہ نام کا طوفان دوبارہ داخل ہو گیا۔۔ اس کی شادی ہو چکی تھی جس میں دامل نے شرکت نہیں کی تھی۔۔ گھر سے بھی کسی نے اس پر پریشر نہیں ڈالا تھا

لہٰذا امنام اور دامل وہیں اسلام آباد ہی رہے تھے۔ دامل کام کے سلسلے میں اپنے ایک کلائنٹ کو ریسیو کرنے ائیر پورٹ بذاتِ خود موجود تھا جب اس کی نظر عالیہ پر پڑی۔۔ وہ اداس چہرہ لئے ایک بنچ پر بیٹھی ہوئی شاید فلائٹ کا انتظار کر رہی تھی دامل نے سنا تھا وہ اپنے ہزبینڈ کے ساتھ یورپ شفٹ ہو رہی ہے لیکن دامل کو اس سے ملنا مناسب نہیں لگا دونوں کی زندگیاں بدل چکی تھیں راستے الگ ہو چکے تھے پرانی باتوں کو دوہرا کر دونوں کا اپنا ہی نقصان تھا۔ مستقبل دونوں کے وہ نہیں رہے تھے جو انہوں نے سوچے تھے۔ دامل پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے عالیہ کی جانب چلا آیا تا کہ اسے گڈ بائے کہہ سکے۔۔

"کیسی ہو عالیہ۔۔؟" دامل نے اس کے ساتھ بنچ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی لمحوں میں اس کی آنکھیں ڈبڈبا سی گئی تھیں۔۔ "میں ٹھیک نہیں ہوں دامی! بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں۔۔ تم جانتے ہو ماما نے مجھ سے زبردستی یہ شادی کروائی ہے میں تم سے محبت کرتی ہوں لیکن دیکھو زندگی کسی اور کے ساتھ گزارنے لگی ہوں۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں سب بھول جاؤں گی؟ ہرگز بھی نہیں دامل میں سب یاد رکھوں گی اور اپنی روح، دل ہمیشہ تمہارے پاس رکھوں گی کیونکہ میں محبت میں خیانت نہیں کر سکتی۔۔" وہ کہنے کے بعد اٹھ کھڑی ہوئی اس کا شوہر اس کی جانب ہی آ رہا تھا وہ عالیہ کے ساتھ بہت اچھا لگ رہا تھا لیکن عالیہ خوش نہیں تھی دامل وہیں کتنی دیر بیٹھا رہ گیا اسے سمجھ نہیں آئی تھی عالیہ کیا کہہ کر گئی ہے۔۔

وہ دکھتے سر کے ساتھ اپنے کلائنٹ کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا وہ منام کے ساتھ زندگی شروع کرنے کا سوچ رہا تھا لیکن عالیہ؟ اس کا کیا۔۔؟ وہ شادی کے بعد خوش نہیں تھی اب بھی دامل کو اپنی شادی شدہ زندگی سے نہیں نکال پائی تھی۔۔ دامل سر درد کی وجہ سے جلدی گھر آ گیا تھا۔۔ اور آتے ساتھ ہی کمرے میں بند ہو گیا تھا۔ منام کو دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔ اسے دوبارہ یہی لگنا شروع ہو گیا تھا کہ منام ہی ان سب کی قصوروار ہے۔۔

"کھانا کھالیں میں نے لگا دیا ہے۔۔" منام خوش اخلاقی سے اپنا فرض نبھاتی ہوئی اسے بلا رہی تھی۔۔

"نہیں کھانا میں نے کھانا۔۔ اپنی شکل گم کرو۔۔" وہ کمرے سے باہر آتے ساتھ ہی منام پر برس پڑا۔۔ "آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟" منام نے اس کی لال آنکھیں دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تو دامل مزید بھڑک اٹھا۔

NOVEL IN URDU

"کیا مجھ پر بیوی والا حکم جما رہی ہو۔۔ نہیں ہو تم میری بیوی، تم میری محبت کو کھا گئی ہو تم نے میرے اور عالیہ کے درمیان آکر سب برباد کر دیا ہے۔۔ دفع ہو جاؤ اور مجھے اپنی شکل بھی مت دیکھانا۔۔" وہ منام کو وارن کرتا ہوا واپس کمرے میں بند ہو گیا اور زندگی واپس سے پیچھے چلی گئی۔۔

وہ ایک ہفتہ مزید وہیں رہے لیکن منام کے لئے پہلے سے زیادہ یہ ایک ہفتہ دشوار رہا تھا کیونکہ وہ دامل سے محبت کرنے لگی تھی اور اچانک اس کا پھر سے بدل جانا منام کو الجھا کر رکھ دیتا تھا۔۔ واپس اپنے گھر

آئے تو منام کی رخصتی کا شور شروع ہو گیا۔۔ دامل نے تاخیر کروانے کی بھرپور کوشش کی لیکن نمیر صاحب نے اس کی ایک نہیں سنی۔۔ ایک مہینے تک شادی کی تیاریاں ہوتی رہیں جس میں سب بری طرح مصروف رہے۔۔ رخصتی والے دن منام اتنا روئی تھی کہ اس نے اپنا حشر تک بگاڑ لیا تھا۔۔ زینش اسے چپ کرواتی اس کے ساتھ ہی رہی تھی۔۔ منام کو دامل سے ڈر لگنے لگا تھا وہ اس کی جانب اب دیکھتا تک نہیں تھا وہ بہت بدل گیا تھا اور اب اس کے ساتھ اس کے کمرے میں رہنا منام کے لئے سوہانِ روح تھا۔۔

زینش بہت ساری ہدایت کر رہی تھی جسے منام سر جھکائے سن رہی تھی۔۔ "مانو ایسے نہیں ڈرتے ہیں بھائی تمہیں کھا تھوڑی جائیں گے۔۔! تمہارے شوہر ہیں وہ۔۔" وہ منام کے حد سے زیادہ خوف پر اسے سمجھا رہی تھی لیکن منام کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ "تم مت جاؤ نا زینش۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے روکنے لگی۔۔ جس پر زینش ہنس دی۔۔ "بھائی مجھے کمرے سے نکالنے میں ایک سیکینڈ نہیں لگائیں گے پاگل لڑکی بات کو سمجھو۔۔" زینش نے اٹھنا ہی بہتر سمجھا ورنہ جتنی دیر وہ بیٹھی رہتی اتنی دیر منام نے ڈرتے ہوئے اسے روکتے ہوئے گزارنی تھی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" دامل کمرے میں داخل ہوا تو اسے زینش کھڑی ہوئی دیکھائی دی۔۔ "آپ کی مسز کو سمجھا رہی ہوں جو آپ سے ڈر رہی ہیں... ایک بات تو بتائیں آپ آخر کہتے کیا ہیں منام کو وہ

NOVEL IN URDU

بچاری شادی پر الگ روتی رہی ہے اور اب آپ سے ڈر رہی ہے۔۔؟" زینش کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی جبکہ وہ منام کی جانب دیکھنے لگا۔۔ نازک سے سراپے پر بلڈ ریڈ شرارہ اس پر کھل رہا تھا۔ وہ کوئی مہکتا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔۔

"نکلو کمرے سے میں اپنی بیوی کو خود دیکھ لوں گا۔۔" وہ اس سوال پر اور منام کی حالت کو خاطر میں نا لاتے ہوئے زینش کو کمرے سے نکالنے لگا۔۔

"مینرز بھول گئی ہو لڑکی۔۔؟ اس وقت شادی شدہ لوگوں کے کمرے میں نہیں جاتے چلو شاباش کمرے میں جاؤ اپنے۔۔" وہ تھوڑا جھڑک کر بول رہا تھا جبکہ زینش پیر پٹخ کر واک آوٹ کر گئی اور منام جو آنکھوں سے اسے رکنے کا اشارہ کر رہی تھی زینش نے تو نہیں البتہ دامل نے ضرور دیکھ لیا تھا۔۔ منام نے اس کی جانب دیکھا تو اس کا دل رکنے کے قریب تھا۔۔

"میری قربت تمہیں کبھی نہیں ملے گی منام۔۔" وہ دل میں سوچتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا جب واپس لوٹا تو نائٹ ڈریس میں تھا۔۔ منام بھی اٹھی جیولری اتارتی گھبراتی ہوئی ڈریس چینج کر کے منہ دھو کر آئی۔۔ دامل بیڈ پر سے پھول پھینکے ہوئے دراز ہو چکا تھا جبکہ منام اپنے سونے کے لئے جگہ تلاش کر رہی تھی۔۔ صوفہ بہت چھوٹا تھا اور دامل کے پاس موجود جگہ پر وہ جانا نہیں چاہ رہی تھی اس کی چبھتی ہوئی نظریں منام کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔

وہ کافی دیر سوچنے کے بعد صوفے پر آکر نیم دراز ہوگئی تھی۔۔ جگہ چھوٹی تھی لیکن وہ ایڈجسٹ کر سکتی تھی۔۔ دامل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو لب بھنچ گیا۔۔ "میڈم میں بہت اکڑ ہے۔۔" وہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے الٹا اسے ہی قصوروار ٹھہرا گیا تھا دونوں نے ساری رات جاگ کر مختلف سوچوں میں گزاری تھی۔۔ لیکن ایک دوسرے سے بات کرنا دونوں نے ہی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

وہ صبح اٹھ کر شاور لینے کے بعد تیار ہو رہی تھی بالوں کو سلجھاتے ہوئے وہ شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی انہیں ناشتے کے لئے باہر جانا تھا۔۔ دامل اٹھ کر شاور لینے ناجانے کب سے بند تھا۔۔ وہ بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شرٹ لیس سا باہر آیا تو منام کی بے ساختہ نظریں اٹھیں اور وہ اس کی باڈی دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔ ایسی باڈی اس نے صرف فلموں میں ہی دیکھی تھی۔۔ اسے یک ٹک خود کو دیکھتا ہوئے پا کر دامل نے اپنی باڈی کو دیکھا۔۔ سمجھ آنے پر سر جھٹک کر اس کے پیچھے کھڑے ہو کر بال سیٹ کرنے لگا۔۔ پرفیوم اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا منام جو اس کے پاس آنے پر بھاگنے کی سوچ رہی تھی اچانک سے اس سے ٹکرا گئی۔۔ اس کے سینے سے سر بری طرح ٹکرایا جس پر وہ سر پکڑ کر رہ گئی۔۔ انسان تھا یا پہاڑ اس نے دل میں سوچا۔۔

"دیکھ کر کچھ نہیں کر سکتی ہو تم؟" وہ لمحہ بھر کو دیکھنے کے بعد غصے سے پوچھنے لگا۔۔

"سو۔۔ سوری مجھے نہیں پتا تھا آپ پیچھے کھڑے ہیں۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں جھوٹ ہی بول گئی تھی۔۔

"شیشے میں مجھے آنکھیں گاڑے جو دیکھ رہی تھی؟ کیسے نہیں معلوم ہوا تمہیں۔۔؟" وہ آنکھیں چھوٹی کئے اس سے پوچھ رہا تھا اس سوال پر وہ سٹپٹا گئی۔۔ وہ جب بھی قریب آتا تھا منام کے حواس کام کرنا چھوڑ دیتے تھے۔۔

"وہ میں۔۔ آپ کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔" اسے کوئی جواب سمجھ نہیں آیا تو وہ اس پر الزام ڈالے ڈوپٹہ سر پر ٹکا کر باہر نکل گئی اور دامل اس کی پشت کو گھورتے ہی رہ گیا۔۔

"یہ کیا بول کر گئی ہے۔۔؟ بہت زیادہ ہی اکڑ آنے لگی ہے لیکن میں بھی عقل ٹھکانے لگانا جانتا ہوں اس کی۔۔" وہ خود کو اسپرے میں نہلاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔ جب باہر آیا تو اسے اپنی فیملی کے ساتھ ہنستے ہوئے پایا۔۔ وہ زینش کے ساتھ کسی بات پر کھکھلا رہی تھی۔۔ دامل بازو لپیٹے دیکھنے لگا جبکہ زینش نے اپنے بھائی کو دیکھ کر کھانسنا شروع کر دیا۔۔ وہ اسے گھور کر ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔۔

NOVEL IN URDU

سب اسی کے انتظار میں تھے اس کے آتے ہی ناشتہ شروع کیا گیا۔۔

"مانو بھائی نے تمہیں منہ دیکھائی میں کیا دیا۔۔؟" زینش منام سے ہر تھوڑی دیر بعد کچھ نا کچھ پوچھتی تھی۔۔ منام نے سٹپٹاتے ہوئے دامل کو دیکھا جو انجان بنا بیٹھا ہوا کھانے سے انصاف کر رہا تھا اس کے کچھ جواب نا دینے پر دامل نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا پھر سر پر ہاتھ مارا وہ اپنی بیوی کے لئے کوئی تحفہ لے کر ہی نہیں آیا تھا۔۔

"منام کے لئے سرپرائز ہے۔۔اب پوچھ پوچھ کر اس کا دماغ نہیں کھاؤ۔"

وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولتے منام کی جان بچا گیا تھا۔۔سب نے منام کو اچھے سے بہو کا درجہ دیا تھا۔۔نازش کا رویہ بھی پہلے سے قدرے بہتر تھا۔۔ نمیر صاحب نے شاید انہیں اپنے طریقے سے سمجھایا تھا۔۔ وہ روکھی نہیں تھی تو ان کے لہجے میں نرمی بھی نہیں تھی اور منام کے لئے یہی بہت تھا۔۔

"بھائی ولیمے کے بعد ہنی مون پر کہاں جائیں گے آپ دونوں۔۔؟"زینش کی زبان پھر دوبارہ چلنے لگی تھی لگتا تھا گھر میں اس شادی سے سب سے زیادہ وہی خوش تھی۔۔"ابھی سوچا نہیں۔۔"دامل بل کھا کر رہ گیا اور جواب میں بس اتنا ہی کہا۔۔

"تو ایسا کرو ناں کسی ملک کا ٹور کر آؤ منام کا بھی دل بہل جائے گا۔۔" نمیر صاحب نے انہیں اپنی جانب سے اچھا مشورہ دیا تھا۔۔"نہیں بابا ابھی کام کا بہت پریشر ہے، ابھی کہیں نہیں جا سکتا میں، کچھ مہینے بعد میں اور منام مل کر پلان کر لیں گے۔۔"اس نے بات ٹالنے کے لئے فوراً سے کہہ دیا۔۔

"یہ بھی ٹھیک ہے جلدی سے فری ہو کر ہماری بیٹی کو گھمائیں پھرائیں۔۔" نمیر صاحب تھوڑے مطمئن دکھائی دیئے تھے۔۔انہیں دونوں دیکھ کر اپنا فیصلہ بالکل درست لگا تھا۔۔

ولیمے کے بعد دامل بزنس میٹنگز میں بالکل پھنس سا گیا تھا۔۔ کئی مہینے تک وہ رات گئے واپس آتا اور صبح چلا جاتا۔

ان دونوں کی شادی کے آٹھ مہینے بعد نمیر صاحب اور نازش بیگم عمرے کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔۔ زینش اپنی یونیورسٹی میں مصروف رہتی تھی پیچھے منام اکیلی بوکھلائی بوکھلائی پھرتی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آتا تھا گھر کے کام کرنے کے بعد آخر کیا کرے زینش گھر ہوتی تو اسے ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف رکھتی تھی جبکہ وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کمبائنڈ اسٹڈی میں مصروف بھی رہنے لگی تھی۔۔ دامل اور منام کی زندگی ویسی ہی تھی، منام صوفے پر جبکہ دامل بیڈ پر سوتا تھا، کمرے میں دونوں کے ہونے کے باوجود خاموشی راج کرتی تھی۔۔

"زینش یار کہاں ہو۔۔؟" وہ آفس سے لیٹ نائٹ واپس لوٹا تھا سمجھ رہا تھا سب سو گئے ہیں اور زینش پڑھائی کی وجہ سے جاگ رہی ہے۔۔ "جی مجھے کہیئے وہ سو رہی ہے۔۔" منام بوتل کے جن کی طرح اس کے سر پر حاضر ہوئی تھی۔۔ دامل نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے اسے دیکھا سادہ سے شلوار سوٹ میں سادگی بھرا چہرہ لئے وہ اس کی جانب فکر مندی سے دیکھ رہی تھی ایک دم سے دامل پر سے ساری تھکان اتر سی گئی تھی۔۔ وہ لمبی سانس بھر کر منام کی جانب دیکھنے لگا اسے یہ لڑکی خیالوں میں رہ کر بہت تنگ کرتی تھی۔۔ دامل اس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ آفس میں کام کرتے

ہوئے بھی اس کے خیالوں میں آنے والی واحد لڑکی تھی عالیہ کا خیال بھی دامل کو کبھی نہیں آتا تھا اور یہی بات دامل کو جھنجھلانے پر مجبور کرتی تھی۔۔ اور ان سب میں غصے کا شکار ہمیشہ منام ہو جاتی تھی۔۔ "کھانا لگادو صبح سے کچھ نہیں کھایا.. کسی کو میرا کوئی احساس ہو۔۔" وہ سرد سے لہجے میں کہتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔۔ منام پریشان سی جلدی سے کچن کی طرف بھاگی۔۔ آدھے گھنٹے بعد دامل شاور لے کر فریش سا باہر آیا تھا۔۔۔ منام نے جب تک پوری ٹیبل سجادی تھی دامل خوشبودار کھانے کی مہک سے ہی شاداب ہو گیا تھا۔۔ "آج کچھ اسپیشل تھا سارے کھانے اچھے بنائے ہیں۔۔؟" وہ آبرو اچکائے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں زینش کی دوست گھر چھوڑنے آئی تھی تو زینش نے کہا تھا ڈنر میں کچھ بنالوں مجھے سمجھ نہیں آیا کیا کیا بنانا ہے اس لئے یہ سب بنا دیا۔" وہ تفصیل سے اسے بتا رہی تھی۔ دامل نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔۔ "یعنی زینش کی فرینڈ کی بدولت بھوکے رہنے کا لطف آگیا ۔" وہ مسکرا کر بولا اور کھانے میں مصروف رہا اسے اندازہ ہی نہیں ہوا وہ منام کے کھانے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے مسکرایا بھی تھا۔۔

منام نے پُر سکون سانس بھرتے ہوئے دوبارہ کچن کی راہ لی تا کہ دامل کے لئے کافی بنا سکے۔۔ وہ رات کے وقت سونے سے پہلے کافی ضرور پیتا تھا۔۔ منام نے اس کی ہر ایک چیز کا خیال اس کے بنا کہے ہوئے ہی رکھا ہوا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"شکریہ۔۔!" وہ کھانے کے بعد جب نیم دراز سا کمرے میں موجود تھا تب منام نے اس کی سائیڈ ٹیبل پر کافی کا کپ دھرا جس پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی شکریہ ادا کرنے لگا۔۔

وہ سر ہلا کر کچن صاف کرنے چلی گئی واپس آتے ہی اپنا صوفہ سیٹ کیا اور سونے کے لئے لیٹ گئی جبکہ دامل اسے دیکھنے لگا۔۔ کمفرٹر میں سے اس کا چہرہ نکلا ہوا تھا۔۔ سینے پر ہاتھ دھرا ہوا تھا وہ تھکن کے باعث لیٹتے ساتھ ہی سو گئی تھی۔۔ دامل کئی پہر تک اسے تکتے گیا اسے محسوس ہوا وہ ضرورت سے زیادہ منام پر سختی کر رہا تھا۔۔ وہ دادی کے سہارے پلی بڑی تھی اس کے ننھیال میں سے کبھی کسی نے اسے نہیں پوچھا تھا۔۔ وہ اس کے نکاح میں آئی تھی اسے سرپرست بن کر اس کا خیال رکھنا چاہئیے تھا اس نے جس طرح کا رویہ اس کے ساتھ رواں رکھا ہوا تھا وہ کسی انسان کے لئے بھی ناقابلِ برداشت ہوتا ہے وہ تو کئی ماہ سے برداشت کر رہی تھی۔۔ دامل یہ سب سوچنے کے بعد اٹھ کر اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔ ہاتھ سے چہرہ چھونے لگا انگلیاں حرکت کرتی اس کے ہونٹوں پر جا ٹھہری تھیں نرم گداز سا لمس دامل کے دل میں ہل چل سی برپا کر گیا تھا۔۔۔ منام نے نیند میں ہی اس کا ہاتھ جھٹک دیا لیکن دامل مدہوش سا دوبارہ ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرنے لگا تھا۔۔ اس کے چہرے کو آنکھوں سے حفظ کرتا انگلیوں کے پوروں پر محسوس کر رہا تھا۔۔ یہ سب اس کے لئے بالکل انوکھا اور نیا تھا۔۔ وہ اس سے پہلے مزید مدہوشی میں ڈوبتا منام کھانسنے لگی تھی۔۔ دامل اچانک اس کے

اٹھ جانے پر پیچھے ہوا اور سٹپٹا کر اسے دیکھنے لگا جس نے دامل کو ابھی نہیں دیکھا تھا۔۔ دامل جلدی سے جگ کی جانب مڑا اور گلاس بھر کر منام کی جانب واپس آیا اور اپنے ہاتھ سے گلاس اس کے منہ کو لگا دیا۔۔ منام نے پانی پینے کے بعد گنودگی میں اسے دیکھا۔۔ دامل سمجھ رہا تھا وہ کچھ دیر پہلے جو اس کے سونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حرکت کر رہا تھا اس کا علم منام کو ہو چکا ہے جبکہ منام پانی پلانے پر مشکور نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "آپ کا شکریہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔" وہ مسکرا کر کہتی واپس سے لیٹ گئی تھی جبکہ دامل کی سینے میں اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔ دامل بھی اس بار خود کو ڈپٹ کر اپنے ارمانوں کو سلا کر سونے چلا گیا لیکن اس کی سوچ بھٹک بھٹک کر منام کی جانب جا رہی تھی۔۔ اس دن کے بعد سے منام نے ہر روز ڈرائیور کے ہاتھ اس کے آفس لنچ بھیجنا شروع کر دیا تھا۔۔ جس پر دامل ہنستا تھا اس کی بیوی اس کا خیال رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر کے اس کے دل میں مزید جگہ بناتی جا رہی تھی۔۔

نکاح کو گیارہ ماہ ہو گئے تھے جب سے اب تک دامل نے منام میں کوئی نیگیٹو پوائنٹ نوٹ نہیں کیا تھا۔۔ وہ روز لنچ ٹائم کا بے صبری سے انتظار کرتا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

جس دن نمیر صاحب اور نازش بیگم عمرے سے واپس آرہے تھے اسی روز عالیہ اور اس کے ہزبینڈ کی آمد کا زینش نے بتایا وہ دونوں یہاں آنا چاہتے ہیں۔۔ دامل سن کر لب بھنچ گیا وہ ابھی تک اس سے محبت کی آس نار کھے ہوئی ہو۔۔ ناشتے کے بعد وہ آفس چلا گیا جبکہ منام افسردہ سی عالیہ کے آنے کی تیاری میں مصروف ہو گئی۔۔ رات تک اس کے ساس سسر نے بھی عمرے سے واپس آجانا تھا اس لئے اہتمام زیادہ ہونا چاہئیے تھا۔۔ زینش اور منام باتیں کرتے ہوئے ساری تیاری کرنے میں مصروف تھے۔۔ "مانو بھائی اب تمہارے ساتھ ٹھیک ہیں کہ نہیں میں نے انہیں ابھی تک تم سے ہنستے ہوئے بات کرتے نہیں دیکھا ہے۔۔ ایسا لگتا ہے تم دونوں ہی ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے کتراتے ہو۔۔ شادی کو ایک سال ہونے والا ہے سب ٹھیک ہے ناں اپنی ورسری پر بھی مجھے لگتا ہے ایک دوسرے کو وش کرنے کے بجائے دیکھنے سے گریز کرو گے۔۔ عالیہ تو شادی کے بعد سے ایسی غائب ہوئی ہے اور خالا جان کو دیکھا ہے تم نے۔۔؟ انہوں نے ہمیں عالیہ کی کبھی کوئی خبر ہی نہیں دی ہے خوش ہے کیسی ہے۔۔ بچے ہوئے کہ نہیں۔۔ یار سگی خالا ہیں کوئی ایسا کرتا ہے۔۔؟ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں زمین والے اس میں کیا کر سکتے ہیں۔۔؟ اب اللہ نے تمہارا جوڑ دامی بھائی کے ساتھ لکھا تھا تو اس میں انسان ایک زرہ برابر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔۔ اب یہ بات ان کم عقل انسانوں کو کون سمجھائے جنہیں اپنے ہی فیصلے عزیز ہیں۔۔" ہمیشہ کی طرح زینش کی زبان کام کرتے ہوئے فراٹے بھر رہی تھی جس قدر سمجھداری کی وہ باتیں کرتی تھی دکھنے میں ٹین ایج لڑکی لگتی تھی۔ اس کی باتوں

پر منام مسکرانے لگی۔۔"زینش تم بہت کیوٹ ہو۔۔اتنی سمجھداری کی باتیں کرلیتی ہو۔۔" منام نے اس کی جانب رخ پھیر کر کہا اور پھر سے کاموں میں مصروف ہوگئی اس کی بات سن کر منام بھی ایگری ہوئے بنا نہیں رہ سکی تھی۔۔

شام میں عالیہ اور اس کے ہزبینڈ آگئے تھے گھر میں اس وقت منام زینش اور سرونٹ ہی تھے۔۔ جبکہ دامل ابھی آفس سے نہیں لوٹا تھا۔۔۔"ہیلو سوئٹی۔۔!"زینش سے مل کر عالیہ منام سے مل رہی تھی عالیہ کی گود میں اس کا چندماہ کا بیٹا بھی تھا۔۔"عالیہ تمہارا بیٹا بھی ہے۔۔؟"زینش حیرت سے اپنی کزن سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں میرا بیٹا ہے سوچا نہیں تھا اس کی انٹری اتنی جلدی ہوگی۔۔"وہ بول کر ہنسنے لگی تھی جبکہ اس کے شوہر نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔منام ان کی مکمل فیملی کو دیکھ رہی تھی جہاں عالیہ اور اس کا ہزبینڈ بہت خوش دیکھائی دے رہے تھے۔۔منام اور عالیہ کی اچھی خاصی دوستی ہوگئی تھی۔ عالیہ کے جہاں قہقہے نہیں رک رہے تھے وہیں زینش اور منام بھی ہنس رہی تھیں۔۔اس کے ہزبینڈ اپنے بیٹے کو سنبھالنے میں مصروف تھے۔۔دامل گھر میں داخل ہوا تو اسے غیر معمولی پن کا احساس ہوا وہ بھول گیا تھا آج عالیہ نے وہاں آنا تھا وہ متجسس سا اندر لاؤنج میں آیا تو دیکھا وہ سب بیٹھے ہنس رہے ہیں اور چھوٹا سا بیبی وہاں بیبی کاٹ میں سویا ہوا تھا۔۔دامل حیرت زدہ ہی تو رہ گیا تھا جو لڑکی اس کی محبت

NOVEL IN URDU

میں ڈوبی ہوئی تھی وہ خوش بھی دیکھائی دے رہی تھی، خوش ہونے کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔۔ دامل کے قدم لڑکھڑائے تھے جس کے الفاظ نے اسے اس کی بیوی سے دور رکھا تھا وہ آج یوں ان حالات میں اس سے مل رہی تھی۔۔ دامل محبت نہ ہونے کے باوجود زیرو پر تھا اور عالیہ اس سے محبت کر کے بھی دوسرے ہمسفر کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔۔ دامل کا چہرہ دھواں دھواں سا ہو گیا۔

وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں جانا چاہتا تھا لیکن بھلا ہو عالیہ کا جس نے دامل کو دیکھ لیا تھا۔۔

"دامل کیسے ہو۔۔؟" عالیہ کے لہجے میں پہلے والی محبت نہیں تھی وہاں خالص مہمانوں اور کزن والا لہجہ تھا یا شاید دامل کو زیادہ محسوس ہوا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں تم کب آئے۔۔؟" دامل اب اس کے شوہر سے ہاتھ ملا کر بیٹھ گیا تھا۔۔ "تھوڑی دیر ہی ہوئی ہے۔۔" عالیہ نے جواب دیا۔۔

"زینش آجاؤ ڈنر لگاتے ہیں ماموں ممانی شاید دیر سے آئیں۔۔" منام کہہ کر وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ جبکہ عالیہ کے ہزبینڈ فریش ہونے چلا گئے۔ اب وہاں دامل اور عالیہ دونوں اکیلے بیٹھے تھے۔۔۔

"آئی ایم سوری دامل! میں بہت زیادہ جذباتی ہو گئی تھی اور شاید بے وقوف بھی تھی مجھے لگا تھا تمہیں کبھی دل سے نہیں نکال پاؤں گی۔۔ لیکن تمہیں پتا ہے نعمان میرا اتنا خیال رکھتے ہیں میں پہلے ہی ہفتے

اپنا دل ہار بیٹھی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا میں پہلی دفعہ محبت کر رہی ہوں۔۔ مجھے ہنسی آتی ہے میں تم سے محبت کرتی بھی تھی کہ نہیں۔۔" وہ ہنس کر جو بات اتنی آسانی سے کہہ رہی تھی دامل خود میں اذیت محسوس کر رہا تھا اور منام کو بھی اس نے بہت زیادہ اذیت میں رکھا ہوا تھا وہ کتنی آسانی سے کہہ رہی تھی یہ سب مذاق تھا۔۔ اس نے نکاح شادی سے اب تک منام کو جائز حق نہیں دیا تھا۔۔ ایک سال ہونے کو آیا تھا اور وہ کہہ رہی تھی یہ سب مذاق تھا دامل کا دم گھٹنے لگا۔

"تمہاری بیوی بہت خوبصورت ہے مجھے یقین ہے نکاح کے دوسرے دن ہی تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہو گی۔۔" وہ جتنی آسانی سے محبت کرنے کا کہہ رہی تھی جان لیتی تو اس کا مذاق بنانے لگتی۔۔ یہ دامل نے کیا کر دیا تھا۔۔؟

"ہمم پہلی نظر سے محبت ہے مجھے اس سے۔۔" وہ طنزیہ بول رہا تھا جبکہ عالیہ پُر سکون سی اسے دیکھنے لگی۔۔

NOVEL IN URDU

"اچھا کیا جو تم مجھے بھول گئے میں نعمان کے ملتے ہی اس دنیا کو بھول گئی ہوں شادی کے بعد پہلی دفعہ پاکستان آئی ہوں۔۔" وہ ہنس کر بتا رہی تھی۔۔ اس کا انداز فخریہ تھا۔۔

دامل کو سانس لینے میں پریشانی ہونے لگی۔۔ "میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔" وہ کہہ کر رکا نہیں فوراً سے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔

"یہ سب۔۔؟ یہ سب میں کیا کرتا رہا ہوں۔۔؟ ہماری ساری زندگی کیا یوں ہی گزر جاتی عالیہ کے معمولی سے لفظوں کے پیچھے۔۔؟ میں عالیہ کی محبت کا پاس رکھ رہا تھا اور وہ اس محبت کو مذاق کہہ کر ہنس رہی ہے۔۔ یہ سب مذاق تھا۔۔؟ منام کے آنسو مذاق تھے۔۔۔؟ نہیں غلطی میں نے کی تھی دوسروں کو اپنی زندگی میں داخل میں نے کیا تھا۔۔ منام کی اور عالیہ کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ سارا قصور میرا ہے۔۔ میں منام کا گناہ گار ہوں۔۔" وہ بال نوچتے ہوئے پریشان سالگ رہا تھا ۔۔ ڈنر کے وقت نمیر صاحب اور نازش بیگم کی آمد ہو گئی تھی سب خوشی سے ان کا استقبال کر رہے تھے۔۔

"عالیہ تم شادی کے بعد غائب ہی ہو گئی تھی۔۔" نازش بیگم کے شکوے پر وہ مسکرائی تھی۔۔ "میں بزنس اور پریگنینسی کی وجہ سے چڑچڑی ہو گئی تھی اور ڈاکٹر نے ٹریول سے بالکل منع کیا تھا۔۔۔ بس اسی لئے نہیں آسکی تھی اور بات بھی نہیں کر سکی تھی ان دنوں اگر نعمان کا ساتھ نہیں ہوتا تو بس۔۔" وہ مسکرا کر وجہ بتانے لگی۔۔ نازش بیگم نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔ سب چھوٹے سے بےبی کو دیکھنے لگے جو اب نیند پوری کر کے اٹھ چکا تھا۔۔ منام کا بس نہیں چل رہا تھا اس بےبی کو اپنے پاس ہی رکھ لے۔۔

کھانے کے بعد سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔ منام کے برابر میں عالیہ تھی اور بائیں جانب دامل بیٹھا تھا۔۔ منام کی گود میں ننھا سا گڈا تھا۔۔۔ "یہ مجھے بہت پیارا لگا ہے آپ پھر دوبارہ کب آئیں گی۔۔؟" منام نے اس کا گال چومتے ہوئے پوچھا جس پر عالیہ ہنس دی۔۔ "اگر ایسا گڈا ہر وقت کے لئے چاہیئے تو دامل سے بات کرو۔۔" وہ آنکھ دباتے ہوئے بولی جس پر منام نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔ "کیا واقعی وہ مجھے لا دیں گے۔؟" منام بنا بات کو سمجھے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں بالکل پوچھ کر دیکھ لو۔۔" عالیہ نے اس کی معصومیت پر قہقہہ روکتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ دامل قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا لیکن منام کے حواس شاید حاضر نہیں تھے اس لئے دامل کی جانب مڑ گئی۔۔ "کیا آپ مجھے ایسا گڈا لا دیں گے۔۔۔؟" عالیہ نے اس کے پوچھنے پر قہقہہ لگایا تھا سب چونک کر عالیہ جو دیکھنے لگے۔۔ جبکہ منام دامل کی نظروں کو دیکھنے کے بعد عالیہ کو دیکھنے لگی۔۔ "یار کتنی سویٹ ہو تم۔۔" عالیہ ہنسی کے دوران اس کے گال چھو کر بولی۔۔ دامل مسکرا رہا تھا۔۔ اور جب تک بات منام کے سمجھ میں آئی خاصی دیر ہو چکی تھی۔۔

وہ رات دیر سے ان کے گھر سے گئے تھے جس کے بعد زینش نے منام کو کمرے میں بھیج کر کچن کا کام سرونٹ کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

دامل شاید شاور لے رہا تھا پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔ وہ جو حرکت کر چکی تھی اس کے بعد دامل سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔ دامل واش روم سے ہمیشہ کی طرح شرٹ لیس باہر آیا تھا۔۔ منام اس کی موجودگی سے سٹپٹا کر اس کے پاس سے گزرتی ہوئی واش روم جانے لگی جب دامل نے اس کی کلائی گرفت میں لے لی۔۔

"عالیہ سے کیا کہہ رہی تھی تم۔۔؟ تمہیں گڈا چاہئیے لیکن مجھے گڑیا چاہئیے۔۔ لیکن اس کے لئے ہمیں۔۔" وہ سرگوشی نما آواز میں کہہ کر منام کو کھینچنے لگا جس پر وہ اس کے سینے سے آ کر لگ گئی۔۔ نظریں نیچے کئے دم سادھے کھڑی ہوگئی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔ "جب سے تمہیں دیکھا ہے میرے حواسوں پر مسلسل سوار رہی ہو تمہیں ان سب کا بدلہ چکانا ہوگا مسز دامل۔۔" وہ اس کی حالت کی پرواہ کئے بغیر اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے مسلنے لگا۔۔ "دامل کی اور دامل کی قربت کی صرف تم ہی حقدار ہو۔۔ آئی ایم سوری لیکن میرے سوری سے تمہارا کچھ ازالہ نہیں ہوگا میں تمہیں اپنی محبت سے بتاؤں گا جو بیت چکا ہے وہ بے معنی تھا جو آج ہے اور جو آنے والا کل میں ہوگا یعنی میری محبت ،میرا جنون، میری محبت کی انتہا وہ سب تمہیں بتائے گا میں کس قدر سوری فیل کرتا ہوں۔۔" وہ دیوار سے اس کی پشت ٹکائے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے جبکہ دوسرے ہاتھ سے لبوں کو چھوتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ پھر منام کے لرزش کرتے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ دیئے۔۔ "تمہیں میری باڈی پسند

ہے ناں۔۔؟ یہ جم جانے کی وجہ سے ہے۔۔" وہ اس کے ہاتھ کو اپنے سینے پر پھیرتے ہوئے بتا رہا تھا منام کو حیرت ہوئی اس کی آنکھوں کا مفہوم وہ کیسے جان سکتا تھا۔؟

"جلدی سے میرے پاس آؤ میں انتظار کر رہا ہوں کچھ میری دھڑکنے سننا کچھ اپنی سنانا اب انتظار کیا تو ہو سکتا ہے اپنے حواس کھو بیٹھوں۔۔" وہ واش روم میں اسے دھکیلتے ہوئے بولا۔ منام کی سٹی گم ہو گئی تھی اس کی باتوں کا مفہوم سمجھ کر وہ باہر جانے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔

"منام باہر آجاؤ اب کوئی جائے پناہ نہیں سوائے میرے۔۔"

وہ ہنس کر اس کے باہر نا آنے کی وجہ اچھے سے سمجھ چکا تھا۔۔ منام کو چار و ناچار باہر آنا ہی پڑا تھا نظریں جھکی ہوئی، پلکیں لرزتی ہوئی دامل کو مسحور کن کر رہی تھیں۔۔

دامل ایک جست میں اس تک پہنچا اور سرگوشی کرتے ہوئے اپنے احساسات منام کو بتانے لگا۔۔

"منام یار اٹھ بھی جاؤ۔۔!" وہ روز اسے اسی طرح اٹھاتا تھا۔۔ منام صبح اٹھنے میں دامل کو نچا کر رکھ دیتی تھی وہ جان بوجھ کر ایسا کرتی تھی اسے دامل کا یوں جھنجھلا کر بار بار اسے پکارنا پسند تھا۔۔

"منام آخری بار کہہ رہا ہوں اٹھ جاؤ ورنہ پچھتاؤ گی۔۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تو منام فوراً اٹھ بیٹھی۔۔

"بس اتنی دیر کا ناٹک تھا میری مسز کا۔۔؟" وہ ہنس کر پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے جان لینے پر منام سٹپٹا گئی تھی۔۔

"اٹھو جلدی یار ہمیں ائیرپورٹ کیلیئے دیر ہو جائے گی۔۔" وہ منام کو گود میں اٹھا کر واش روم کی جانب لے گیا۔۔اس نے کہا تھا وہ اپنی غلطی کا،رویہ کا ازالہ کرے گا تو یہ بات بالکل درست تھی۔۔ روز صبح دامل اسے گود میں اٹھائے واش روم لے جاتا تھا۔شاور لینے کے بعد اس کے بال ہئیر ڈرائر سے خود سکھاتا تھا پھر بریڈ بھی بناتا تھا۔۔۔منام اس کی محبت میں مزید بچی بن گئی تھی جسے دامل کے بغیر ایک قدم چلنا بھی محال لگتا تھا۔۔دامل کی نظروں کو منام ہر گز بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی اود چہرہ چھپا جاتی تھی جس پر دامل ہنستا تھا۔۔زینش نے اینورسری گفٹ میں دونوں کو ورلڈ ٹور کے ٹکٹ گفٹ دیئے تھے اس لئے وہ دونوں اپنے خاص دن پر ہنی مون پر جا رہے تھے۔۔

"ہم پہلے کپل ہوں گے جو اینورسری پر ہنی مون پر جا رہے ہیں۔۔"

دامل نے ائیر پورٹ جاتے ہوئے راستے میں منام کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

NOVEL IN URDU

"میں سوچ رہی تھی زینش کو بھی لے آتے اس کے پیپرز بھی ختم ہو گئے ہیں۔۔ لیکن میں نے زینش سے کہا تو وہ ہنسنے لگی۔۔" منام ناسمجھی سے دامل کو دیکھ کر اپنے خیال سے آگاہ کر رہی تھی جس پر دامل اسے گھور کر رہ گیا۔۔

"یہ ہنی مون ہے فیملی ٹرپ نہیں جس میں سب کا ہونا لازم ہو۔۔ ہنی مون پر صرف میاں بیوی ہوتے ہیں۔۔" وہ اپنی کم عقل بیوی کی بات پر ماتم ہی کر سکتا تھا۔۔

"میں تمہیں سب سکھا دوں گا ناں میری معصوم بیوی پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔" وہ مسکراتے ہوئے منام کو اپنی جانب کھینچ گیا۔۔ منام نے آنکھیں بند کر لیں۔۔

"ابھی نہیں میری معصوم بیوی پہلے ٹور پر تو پہنچ جائیں اتنی جلدی کیا ہے۔۔؟" دامل کی بات سن کر منام نے اسے مکا جڑا تھا۔۔ گلنار ہوتا چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا منام کو اس کے صبر کا پھل دامل کی روز بروز بڑھتی ہوئی محبت سے دیا گیا تھا جس پر وہ لاکھ شکر ادا کرتی تھی۔۔ ماضی کو قبول کر کے اسے وہیں چھوڑ آئی تھی اور حال کو قبول کر کے اپنے محرم کی لاتعداد محبتوں کی اکلوتی وارث تھی۔۔

"میرا منہ دیکھائی کا تحفہ بھی ادھار ہے وہ میں تمہارا وش یعنی گڈے والی وش پوری کر کے دوں گا۔۔"

دامل نے کہتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے اور اسے قریب کیا۔۔

وہ شرما کر گونگ ہوتی چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اکثر ایسا ہی کرتا تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا منام کو خود سے لگائے رکھے اور دامل کو اس کے علاوہ کوئی کام نا کرنا پڑے، منام کی زلفیں اسے الجھا دیتی تھیں۔۔ جنہیں صرف دامل ہی سلجھایا کرتا تھا۔۔

الجھ کر سلجھیں یا سلجھ کر الجھیں

اے دل تو بتا ہم سلجھیں یا الجھیں

محبوب نے تعریف اس انداز سے کی

ہم سوچ میں پڑے ہیں سلجھیں یا الجھیں

گیسو سلجھے ریشم الجھے ہوئے گھٹا

اب گیسو کو رکھیں سلجھیں یا الجھیں

از قلم شہزادی❤️

ختم شد۔۔۔۔